(Urdu)

2716 X6

विभाग मंत्रालय
DEPARTMENT MINISTRY

शाखा
BRANCH

मंत्रणा संग्रह
Consultation Collection

संख्या
No. 2716 (36) — (P)

दिनांक
Date

विषय
Subject URDU

पूर्व निर्देश
Previous reference

बाद का निर्देश
Later reference

Microfilm

بندے ماترم

ٹریکٹ نمبر ۳

پنجاب کا ہتھیا کانڈ

مرتبہ

آریہ گرنتھ رتناکر شہر بریلی

پہلا ایڈیشن ۴۰۰۰ — قیمت ۶ پائی

قوم پرست پریس بریلی مین چھپا

(بلا اجازت کوئی صاحب قصد طبع نکرین)

Punjab Ka Hatya Kand

(i.e. the Massacre of the Punjab)

بندے ماترم

غزل نمبر ۱

ظالم صفت حکومت تجھ پر غضب خدا کا
لاکھوں ہمارے بھائی تو نے کٹا دیئے ہیں
بے زر کیا ہے ہمکو چندے و ٹیکس لیکر
پنجاب میں ہزاروں بچوں کو بھون ڈالا
بے جرم کا جو خون ہے سر پر چڑھا رہیگا
تو دیکھنا وہ صدمہ گھر بار کا اوجڑنا
کوہ قضا کا سر پر پل بھر میں ٹوٹ پڑنا
شان جلال باری قہر خدا کا نقشہ
ڈائر کا ہم نہتوں پہ آ کے فیر کرنا
تھا نقشہ قیامت او وقت جو ستم تھا
پٹھان سکے بل سے ہمکو بہت میں جھونکا
ہندی رعیت تیری یہ ہی تری حیلہ ہے

رعیت کو تو نے اپنی رکھی نظر سے تاکا
شیریں کلامیوں سے ڈالا ہمیں پہ ڈاکا
بدلا خدا ہی دیگا اک دن تری ادا کا
شیطان کی ہو خصلت یا تیر ہے قضا کا
کالا پہاڑ اک ہے ہمیں غم کا چھا رہیگا
وہ نقشہ جلیانوالہ کا آنکھوں کے آگے پھرتا
زخم جگر بچوں کا یک بیک ہو ادھڑتا
بھائی کا اپنے بھیڑیئے بھائی سے یوں بچھڑنا
وہ جان پاک قربان کا کشتی قضا گرانا
پھر لیئے اپنے جرموں سے یک بیک مکرنا
ہندی کے چوٹ کھائے پھر جلد جسم ادھڑتا
انصاف کی بجائے رعیت سے یوں جھگڑنا

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2716
Date 1.3.72
GOVT OF INDIA

غزل نمبر ۲

پنجاب کا ہتھیا کانڈ

وہ شہید تیغ جفا ہوں مین جسے آسمان نے مٹا دیا
مرے منہ سے نکلی نہ آہ تک مجھے گولیون سے اوڑا دیا

وہ بہائیں خون کی ندیان کہ پکارا عرش بھی الامان
وہ پلٹ پلٹ کے ستم کیے کہ ہلا کو خان کو بھلا دیا

ہمیں جان نثار تھے ہند کے ہمیں دلفگار ہین ہند کے
ہمیں پاس مہر و وفا کا ہے اونھین جان دیکے دکھا دیا

کوئی بچہ کر نہ سنبھل سکا کوئی دوڑ کر نہ اوچھل سکا
وہ سپوت پا گئے جو جوان تھے تہِ خاک جن کو سلا دیا

کوئی کشتہ گشتے پہ بے کفن کوئی لوٹ پوٹ تھا خستہ تن
جو کسی مین باقی رمق بھی تھی تو پلٹ کے چرکا لگا دیا

بھلا کون کرتا تھا حق رسی کہ سراپا فسردہ تھی بیکسی
جسے چاہا اوسکو دبا دیا جسے چاہا اوس کو جلا دیا

یہ فتنی کسیکی شکایتین بیان کسے کرتے جاتے ہین

کی جو ہندوالون نے چون چرا او نھین مار شل لا سنا دیا

وہی لوگ ناز کے تھے پلے جو گلی مین پیٹ کے بل چلے

پڑی مار کوڑون کی اسقدر کہ تمام جسم سجا دیا

وہ یتیم کرتے ہین زاریان ہین نصیب جنکو بدحالیان

وہ گھرون مین روتی ہین عورتین جنھین ہائے ! بیوہ بنا دیا

یہان سب کو جان کا بیم ہے وہان مانگوا سکیم ہے

نہ تو صبر ہے نہ قرار ہے یہ بتاؤ تو ہمین کیا دیا

انھین یاد رکھنا خلیق تم کہین دل سے کرنا نہ انکو گم

یہ شہید قوم کے لال ہین انھین حق نے اتنا بڑھا دیا

غزل نمبر ۳

معلوم نہین ہے دنیا کو ہم کون ہین کیا کر سکتے ہین

چاہین تو حکومت کا بلکہ کا فور ثنا کر سکتے ہین

توحید کی دولت رکھتے ہین سمجھے نہ کوئی مفلس ہمکو

اک لمحہ مین حق کی طاقت سے باطل کو فنا کر سکتے ہین

اوس عزت کے ہم طالب ہین جو عقبےٰ مین مل سکتی ہے

قربان جہان کی دولت کو ہم ہنس کر فدا کر سکتے ہین
ہم مرنے کو آمادہ ہین پرواہ نہین ہے کچھ اسکی
ایجاد نیا گر آپ کوئی انداز جفا کر سکتے ہین
اس طرح سے کیا ہٹ جائیگا احساس صداقت دنیا سے
مانا کہ ہماری روحون کو وہ تن سے جدا کر سکتے ہین
بتیس کروڑ انسانون کو کیا سمجھا ہے نادانون نے
یہ جوش مین آکر دنیا مین اک حشر بپا کر سکتے ہین
حق کہنے سے کب ڈرتے ہین جو کہتے ہین وہ کرتے ہین
ہم قول کے اپنے پکے ہین جو کچھ بھی کہا کر سکتے ہین
جو ظلم ہلال ہم پہ وہ کرین ہم شوق سے ملکر اوسکو سہین
دنیا کو بتا دین قوم پہ ہم سر ہنس کر فدا کر سکتے ہین
کالے کالے کیا کہتے ہو جب کالے کیچل دھر دینگے
یاد رہے کالے کالے پھسکار سے سوا کر دینگے

غزل نمبر ۲

تبدیل گورنمنٹ کی رفتار نہ ہوگی
گر قوم اسپیک کو تیار نہ ہوگی

دشمن کو ایسے ڈھونگ سے ہم زیر کرینگے
چیلنج لئے ٹوٹ گئے اب اور لینگے
وہ کون اسیر وطن ہوگا بھلا جس پہ
سودائی ہیں ہم دل لیے کی بیڑیاں
بھیک کے سے خون سے سینچے ہیں ہم
پھول لگے ہیں ایسے سلطان کے رہنے
ہم ایسی حکومت کو مٹا دینگے شعور

ان ہاتھوں مین بندوق اور تلوار ہوگی
ان مین تمام قوم گرفتار ہوگی
جنس جنس کے خدا جیل کی دیوار ہوگی
سونے کے زیورون مین یہ جھنکار ہوگی
کھیتی وطن کی دوستو گلزار ہوگی
جب تم میں نہ تسبیح و زنار ہوگی
جو غم مین ہماری بھی غمخوار ہوگی

غزل نمبر ۵

دیکھو دنوں مین ڈوبی ہے آبرو اغیار کی

بیکسا ہون پہ ہمیون کی بھیڑ ہو جاتی
باغ جلیان مین نہتون پر چلائین گولیان
ہم غریبون پہ کیے جب ستم بے انتہا
یاد ہم بھی تو رکھینگے یا لینگے سوراج
شور عالم مین مچلے لا جب پتہ نام کا
جس جگہ پر جب ہو شعور جواب کا

دے رہی ہین دھمکیان بندوق اور تلوار کی
پیٹ کے بل بھی رینگایا ظلم کی حد پار کی
یاد بھولے گی نہین اوس ڈائر بدکار کی
ہوگئی ہو اس لئے حکومت ختم اب ہر بار کی
خوار کرنا جو تم کو چاہا اپنی ہی خوار کی
آبرو بڑھ جائیگی ہندوستان کی بیوپار کی

جیل میں بھیجا ہمارے لیڈروں کو بے قصور
لارڈ ریڈنگ نے بھی نیت کی جو ہاری کی

خون مظلوماں کی سر چڑھا تو گہری خطر میں
کچھ دنوں میں ڈوبتی ہے آبرو اغیار کی

اشعار نمبر ۶

اے شہ مجھے گر کبھی تو دید کا شوق ہو
ہاتھوں میں ہتھکڑی ہو گلے میں بھی طوق ہو

لغزش نہ کھاؤں جسم پہ آفت ہزار ہو
خدمت میں قوم کی یہ مرا سر نثار ہو

عزت کی نہ خواہش مجھے اب نہ شعار ہو
چڑھ جاؤں وطن کیلئے گر مجھکو دار ہو

وعظ میں وطن کی ہر گھڑی گر یا سفر ہو
جا نکلے جیل میں بھی سینہ سپر ہوں

حاکم کے بیان لکھنے سے جب قلم بند ہو
ظاہر ہو میرا بھی آزادی پسند ہو

طاقت وہ خدا ہند کو آزاد کرا دوں
دشمنوں کے جیل کو آباد کرا دوں

فرہاد و قیس کا مجھے درجہ نصیب ہو
میرا وطن ہی یا خدا میرا حبیب ہو

دشمن کی گولیوں کا جسم جب ہو نشانہ
گاتا ہو آنندی تب بھی وطن کا ہی ترانہ

غزل نمبر ۷

وطن کیواسطے یہ جان گھلا دینگے ہم
گلے کو شان سے سولی پہ چڑھا دینگے ہم

بھیجے ہم ہندستان ہو کے تنگی مرینگے کیا ہوتا
جسم کو شوق سے باتوں پہ جھلا دینگے ہم

رنج جھیلینگے مصیبت بھی سہینگے لیکن
طوق گردن سے غلامی کا گرا دینگے ہم

خاتمہ ظالموں کا کرینگے یہ بیڑا ہے لیا
ٹھوکرو اور ستالو کہ نہ ارمان رہے
ہم تو روتے ہی ہیں اور بھی رو لینگے ذرا
تم تو انسان ہو انسان کی ہستی کیا ہے

عدل و انصاف کے اب پھول کھلا دینگے ہم
جھگڑے ہی ساری کسی روز مٹا دینگے ہم
یاد رہے تمکو بھی اک روز رلا دینگے ہم
اندر بھگوان کا آسن بھی ڈلا دینگے ہم

بھروسے رام کے

اعلان

ہمارے یہاں ہر قسم کی پولیٹیکل اور آریہ سماجک کتابیں اسٹیشنری ہیوں سادگی ہیوں گنڈے پھنچ - لیڈران ملک کی تصاویر وغیرہ بکفایت ملتی ہیں - جملہ آرڈر بھیجیے اور اپنا پتہ صاف اور صحیح لکھیے - ایک روپیہ سے کم کا وی - پی نہیں بھیجا جائیگا - کم کے منگانے والے کتابوں کی قیمت کے ٹکٹ مع ایک آنہ محصول کے ٹکٹ کے لفافہ میں رکھکر بھیجیں - کیونکہ وی - پی منگانے میں کم از کم پانچ آنہ خرچ ڈاک میں پڑتے ہیں -

ملنے کا پتہ

متھرا پرشاد گپت منیجر آریہ گرنتھ رتناکر عالمگیری گنج شہر بریلی